سوال

(515)تاخیر کی وجہ سے اذان فجر کے وقت مزدلفہ آنے کے متعلق حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کچھ لوگ مزدلفہ کا راستہ بھول گئے اور جب وہ مزدلفہ کے قریب پہنچے تو رک گئے اور انہوں نے رات کے ایک بجے مغرب اور عشاء کی نمازیں پڑھیں اور پھر وہ اذان فجر کے وقت مزدلفہ میں داخل ہوئے، تو کیا ان پر کچھ لازم ہے؟ فتویٰ عطا فرمائیں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ان لوگوں پر کچھ لازم نہیں کیونکہ وہ اذان فجر کے وقت مزدلفہ میں داخل ہوئے اور انہوں نے صبح کی نماز یہاں اندھیرے میں ادا کی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

«مَن شَہِدَ صَلَاتَنَا ہٰذِہِ، وَوَقَفَ مَعَنَا حَتّٰی ندفَعَ، وَقَد وَقَف قبل ذلک بِعَرَفَۃ لَیلًا اَو نَہَارًا فَقَد تَمَّ حَجُّہٗ وَقَضٰی تَفثَہٗ» (سنن ابی داود، المناسک باب من لم یدرک عرفۃ، ح: ۱۹۵۰، وجامع الترمذي، الحج، باب ماجاء فی من ادرک الامام بجمع فقد ادرک الحج، ح: ۸۹۱ واللفظ لہ)

''جو ہماری اس نماز میں شریک ہو جائے اور ہمارے ساتھ وقوف کر کے لوٹے اور اس سے پہلے رات یا دن کو کسی وقت اس نے عرفہ میں وقوف کر لیا ہو تو اس نے اپنے حج کو مکمل کر لیا اور اپنے میل کچیل کو دور کر دیا۔''

البتہ انہوں نے یہ غلطی کی کہ نماز کو آدھی رات سے مؤخر کر دیا جب کہ عشاء کی نماز کا وقت آدھی رات تک ہے جیسا کہ صحیح مسلم میں بروایت حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ثابت ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ارکان اسلام

عقائد کے مسائل: صفحہ 443